امام محمد بن علی الشوکانی رحمہ اللہ

(م ۱۲۵۰ھ)

امام محمد بن علی الشوکانی ۲۸ ذی قعدہ ۱۱۷۳ھ کو قریۂ شوکان از مضافاتِ صنعاء (یمن) میں پیدا ہوئے[1] آپ کے والد علی بن عبداللہ (م ۱۲۱۱ھ) ایک جیّد عالم تھے اور چالیس سال تک عہدۂ قضا پر متمکن رہے[2] علاّمہ شوکانی نے جملہ علوم اسلامیہ کی جن اساتذہ سے تعلیم حاصل کی اس کا آپ نے تفصیل سے اپنی کتاب "البدر الطالع" میں تذکرہ کیا ہے[3]۔ بیس سال کی عمر میں علوم متداولہ سے فراغت پائی اور ساتھ ہی فتویٰ نویسی شروع کردی[4] تیس سال کی عمر میں تقلید سے گلو خلاصی حاصل کرلی اور براہِ راست کتاب و سُنّت کو مشعلِ راہ بنایا۔

امام شوکانی کے تلامذہ

امام شوکانی کے تلامذہ میں علاّمہ محمد بن نصر الحاذی (م ۱۲۸۳ھ)، علاّمہ عبدالرحمان بن سلیمان السدیدی (م ۱۲۵۰ھ)، علامہ عبدالرحمان بن احمد البهکلی (م ۱۲۴۸ھ) علاّمہ احمد بن محمد بن علی الشوکانی (م ۱۲۸۱ھ)، مولانا عبدالحق بن فضل اللہ بنارسی (م ۱۲۸۶ھ) مولانا ولایت علی عظیم آبادی (م ۱۲۶۹ھ) اور مولانا منصور الرحمان مرحوم دہلوی کے نام ملتے ہیں[5]

علاّمہ شوکانی امام یمن کی نظر میں

امام یمن منصور باللہ علی بن عباس ۱۱۵۱ھ میں پیدا ہوا۔ اپنے والد مہدی باللہ کے انتقال پر ۱۱۸۹ھ میں یمن کا حاکم مقرر ہوا اور ۱۲۲۴ھ میں اس کا انتقال ہوا۔ یہ بڑا سمجھدار حکمران تھا۔ اور علاّمہ شوکانی کی بہت قدر کرتا تھا۔

محی السنۃ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں (م ۱۳۰۷ھ) لکھتے ہیں :

" حاکم آنجا در تعظیم و اجلال مبالغہ میکرد در ہر باب امر و نہی مقتدئ او بود، و مجال نداشت کہ سرِ موئے اُو در فعل خصومات و دیگر مہمات ملک و مال تجاوز کند و می گفت آنقدر صرف کہ مرا از دو کس مے آید از ہیچ کس نیست یکے او تعالیٰ دوم شوکانی" [11]

(یمن کا حاکم شوکانی کی بہت عزت کرتا ہے۔ او امر ونواحی کے معاملات میں انہی کے مشوروں کا پیرو ہے۔ ملکی حیات اور شرعی فیصلوں میں کیا مجال کہ شوکانی کے مخالف چلے۔ کہتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے بعد صرف شوکانی کا ڈر ہے۔)

علامہ شوکانی منصور کے بعد متوکل (۱۲۲۴ھ تا ۱۲۳۱ھ) اور متوکل کے بعد عبداللہ بن متوکل (۱۲۳۱ھ تا ۱۲۵۱ھ) کے عہد ہائے حکومت میں پورے چالیس سال تک عہدۂ قضا پر متمکن رہے [12]

علامہ محمد بن علی شوکانی نے ۱۲۵۰ھ میں انتقال کیا۔

تصانیف

علامہ شوکانی کے علمی تبحر کا اندازہ ان کی تصانیف سے ہوتا ہے اور علامہ شوکانی کی تصانیف کے مطالعہ سے ان کی مجتہدانہ شان ظاہر ہوتی ہے۔

نیل الاوطار کی تصنیف :

آپ نے اپنے بعض اساتذہ کے حکم و مشورہ سے امام مجد الدین عبدالسلام بن تیمیہ (۶۵۲ھ) کی کتاب "منتقی الاخبار" کی ایک بہترین شرح ۱۲۱۰ھ میں، جبکہ آپ کی عمر ۳۷ سال کی تھی، "نیل الاوطار" کے نام سے مجتہدانہ انداز سے لکھی۔ یمن کے جید علمائے کرام کی ایک جماعت اس شرح کی تصنیف کی بابت مشورہ میں شامل رہی۔ محی السنۃ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں قنوجی (م ۱۳۰۷ھ) لکھتے ہیں

"ونحن نملی فی شرح المنتقیٰ مع حضور جماعۃ من العلماء وکان تالیفہ فی ایام مشائخہ فنبہوہ علیٰ مواضع منہ حتیٰ تحرّر" [۱۴]

(آپ کے اساتذہ اور دوسرے علماء کی موجودگی میں منتقیٰ کی شرح لکھی جاتی رہی، حتیٰ کہ تنقید و بحث سے خوب منقّح ہوگئی۔)

نیل الاوطار ۸ جلدوں میں ہے اور علامہ شوکانی کو یہ تصنیف بہت پسند تھی۔

"وکان الشوکانی یقول: انہ لم یرض عن شیئٍ من مؤلفاتہ سواہ لما ھو علیہ من التحریر البلیغ" [۱۵]

(امام شوکانی کو اپنی سب تصانیف میں سب سے زیادہ پسند یہی نیل الاوطار تھی۔)

علّامہ شوکانی نے جن موضوعات پر قلم اٹھایا، اُس کی تفصیل درج ذیل ہے:

تفسیر قرآن مجید و متعلقاتہ	=	۵
حدیث و فقہ حدیث	=	۱۴
فقہ	=	۷۴
توحید و عقائد	=	۱۵
اصول فقہ و متعلقاتہا	=	۴
علم الاسناد	=	۳
لغت، معانی، اشتقاق	=	۴
عام اسلامی تصانیف	=	۳
تاریخ	=	۲
متفرق	=	۳
میزان	=	۱۲۷ [۱۶]

حواشی

۱ سیوطی حسن المحاضرہ ج ۱ ص ۱۸۸ تا ۱۹۰

۲ شمس الدین محمد السخاوی، الضوء اللامع ج ۴ ص ۶۵ تا ۷۰، عبدالحی بن العماد الحنبلی، شذرات الذہب ج ۸ ص ۵۱ تا ۵۵، محمد بن علی الشوکانی، البدر الطالع ج ۱ ص ۳۲۸ تا ۳۳۵۔

۳ ملّا علی قاری، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۸ —

۴ ابن العماد الحنبلی، شذرات الذہب ج ۸ ص ۵۵۔

۵ ملّا علی قاری، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۴۸۔

۶ شوکانی، البدر الطالع، ج ۲ ص ۲۱۵، نواب صدیق حسن خاں، ابجد العلوم ص ۸۷۷

۷ شوکانی، البدر الطالع، ج ۱ ص ۴۷۸ تا ۴۸۵ —

۸ البدر الطالع، جلد ۲ ص ۲۱۵ —

۹ البدر الطالع، ج ۲ ص ۲۱۹۔

۱۰ نواب صدیق حسن خاں۔ اتحاف النبلاء ص ۴۱۹، التاج المکلل ص ۴۳۶، ابجد العلوم ص ۸۷۷، دلیل الطالب ص ۶۸۷، ابقاء المنن والقاء المحن ص ۱۲۔

۱۱ نواب صدیق حسن خاں، اتحاف النبلاء ص ۴۰۹ —

۱۲ محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی، امام شوکانی ص ۲۳،

۱۳ نواب صدیق حسن خاں، التاج المکلل تقصار جیود الابرار من تذکار جیود الاحرار ص ۸۲

۱۴ نواب صدیق حسن خاں، ابجد العلوم، ص ۸۷۸

۱۵ نواب صدیق حسن خاں، ابجد العلوم ص ۸۷۸

۱۶ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی۔ امام شوکانی ص ۵۹ تا ۶۶،

مولانا محمد عطاء اللہ (م ۱۹۸۷ء) لکھتے ہیں کہ ابجد العلوم مصنفہ صدیق حسن خاں (م ۱۳۰۷ھ) کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ امام شوکانی کا ایک مجموعۂ فتاوی بھی تھا، جس کا نام "الفتح الربانی فی فتاوی الامام الشوکانی" ہے۔ اس میں مندرجہ مسائل و ابحاث ان تصانیف سے علاوہ ہیں۔ الفتح الربانی کا ہر مبحث بجائے خود ایک رسالہ ہے۔ (امام شوکانی ص ۶۶)